http://www.SchoolQuran.com

Quran Learning For Kids

http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Kids.php

Quran Learning For Women and Girls

http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Women.php

Quran Learning for All Family

http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Family.php

Learn Quran With Tajweed

http://www.schoolquran.com/Learn-Quran-With-Tajweed.php

Quran Courses

http://www.schoolquran.com/Quran-Courses.php

سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۸۴

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرارؔ یہ دردِ محبت ہے
محبت تیرا صدقہ ہے ثمر تیرے نازوں کے

بہ اُمیدِ نصیحت دوستوں کی اشاعت ہے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

نامِ وعظ: قلبِ سلیم

نامِ واعظ: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

دام ظلالهم علينا الى مأة وعشرين سنة

تاریخ وعظ: ۴؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۱؍ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار

وقت: بعد نماز ظہر

مقام: مسجد نور، مانچسٹر برطانیہ

موضوع: قلب سلیم کی علامات اور اس کی پانچ تفاسیر

مرتب: حضرت مولانا محمد ایوب سورتی خلیفہ حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اوّل: ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ مطابق ستمبر ۱۹۹۴ء، مانچسٹر (انگلینڈ)

اشاعتِ ثانی: ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۹ء، کراچی

کمپوزِنگ: مفتی محمد عاصم صاحب مقیم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی

تعداد: ۱۰۰۰

باہتمام: ابراھیم برادران سلمہم الرحمٰن

کتب خانہ مظہری، گلشنِ اقبال نمبر۲، کراچی

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلاَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے آپ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عالمگیر مقبولیت عطا فرمائی ہے اور آپ کے بیانات عجیب وغریب تاثیر کے حامل ہیں جو بھی آپ کے بیان اور مجلس میں بیٹھا ہے اس نے یہ بات ضرور محسوس کی ہے کہ آپ کا دل مسلمانوں کی اصلاح کے لیے کس قدر تڑپتا ہے اور آپ کتنے پیارے انداز میں مسلمانوں کو دین کی طرف لانے اور انہیں اللہ سے تعلق قائم کرنے لیے جدوجہد فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مواعظ و مجالس اور آپ کے بیانات واجتماعات نے ہزاروں زندگیوں میں دینی انقلاب پیدا کردیا ہے اور یہ بات صرف برصغیر کے مسلمانوں کی نہیں یورپی اور افریقی ممالک کے مسلمان جو وہاں کے معاشرہ اور اپنی کوتاہی کے باعث دین سے دور ہو چکے ہیں حضرت اقدس کے مواعظ ومجالس نے پھر سے ان کی زندگی کا رُخ بدل کر رکھ دیا ہے اور ان کے دلوں میں خوف خدا اور فکر آخرت پیدا فرمادی آج ان ممالک میں ان دوستوں کی کمی نہیں جو حضرت اقدس کی وجہ سے اپنے دل کی دنیا روشن اور آباد کیے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز بڑھ رہا ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ایشیا یورپ سے لے کر افریقہ تک فیض یاب
کیا بتاؤں فیض اختر کیسا عالمگیر ہے

حضرت اقدس جب کبھی برطانیہ کے مسلمانوں کو شرف زیارت وملاقات

سے نوازتے ہیں عوام تو عوام علماء اور صلحاء کی ایک بڑی تعداد حضرت اقدس کے ساتھ ساتھ رہنے کو سعادت جانتی ہے۔ ۱۹۹۴ء میں ہوئے سفر برطانیہ کے دوران حضرت اقدس ۱۱ر ستمبر بروز یکشنبہ بعد نماز ظہر مسجد نور مانچسٹر میں مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کے لیے تشریف لائے آپ نے اپنے خطاب سے قبل امام مسجد سے ان کا نام پوچھا تو امام صاحب نے اپنا نام محمد سلیم بتایا چنانچہ حضرت والا نے اس نام کی مناسبت سے اپنے وعظ کا عنوان قلب سلیم اختیار فرمایا جو اس وقت آپ کے پیش نظر ہے اسے ملاحظہ فرمائیے اور اپنے دلوں کی طرف نظر کیجئے اور سوچئے کہ کیا ہمارا قلب قلب سلیم کا مصداق ہے یا کہیں خدانخواستہ قلب سقیم تو نہیں ہے؟ حضرت اقدس نے قلب سلیم کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان پر غور فرمائیں اور اپنے قلب کو سلیم بنانے کی فکر کریں اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور حضرت کے فیوض و برکات کو جاری رکھے، آمین۔

فقط محمد ایوب سورتی عفا اللہ عنہ

وہ جس کا نام کہ دنیا میں قلب مضطر تھا
فلک پہ جا کے وہ ہم شکل ماہ و اختر تھا
تمام عمر تڑپنے کی تھی جو خُو اس میں
نہ جذب ہو سکا دنیا کا رنگ و بُو اس میں
میں درد و غم سے بھرا اِک سفینہ لایا ہوں
ترے حضور میں اِک آب گینہ لایا ہوں
تری رضا کا ہے بس شوق و جستجو اس میں
مری ہزار تمنّا کا ہے لہو اس میں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قلبِ سلیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَo اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍo

(سورۃُ الشعرآء، آیات: ۸۹-۸۸)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیج کر مال اولاد اور تجارتوں میں مشغول فرماتے ہوئے ایک خبر دے دی کہ دیکھو پردیس کی رنگ رلیوں میں پھنس کر اپنے وطن یعنی آخرت کی زندگی کو برباد مت کرنا۔ وہ بین الاقوامی بیوقوف، انٹرنیشنل گدھا ہے جو پردیس کی رنگ رلیوں میں پھنس کر اپنے وطن کی زندگی کو برباد کردے۔

بتلاؤ! ہمیں یہیں رہنا ہے یا کبھی جانا ہے قبرستان، خاموش نگر میں؟ ایک دن جانا ہے نا اس دنیا سے، میرا ایک شعر اُردو کا ہے ؎

آ کر قضا باہوش کو بے ہوش کر گئی
ہنگامۂ حیات کو خاموش کر گئی

یہ مکان بنانا ہے یہ کرنا ہے کیسی کیسی اسکیمیں بناتا ہے لیکن جب قضا آتی ہے تو آنکھ کھلی ہے مگر نظر نہیں آتا، کان ہے سن نہیں سکتا، زبان ہے چکھ نہیں سکتی، ہاتھ ہے پونڈ کو گن نہیں سکتا سارے حواس معطل ہیں اکبرالہ آبادی جج نے کہا تھا ؎

قضا کے سامنے بیکار ہوتے ہیں حواس اکبر
کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں

اور اکبر نے ایک شعر اور بھی کہا تھا ؎

حرف پڑھنا پڑا ہے ٹائپ کا
پانی پینا پڑا ہے پائپ کا

اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا ؎

نہیں سیکھا انہوں نے دین رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

پھر دین کیسے ملے گا؟ فرمایا ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

کتنا ہی کوئی نالائق ہو ذرا اللہ والوں کے پاس رہ کر دیکھ لے، اگر صبح شام کہے کہ میں نالائق ہی رہوں گا لائق نہیں بنوں گا لیکن اللہ والوں کی صحبت کا اعلان رہے گا کہ تو نالائق ہے مگر تو اگر صحبت میں رہے تو تجھ کو لائق بننا پڑے گا جیسے لنگڑے آم سے دیسی آم کی قلم لگ جائے اور صحیح قلم ہو اور سائنس داں شاخیں کاٹتا رہے تو دیسی آم صبح سے شام تک تین دفعہ کہتا رہے کہ میں لنگڑا آم نہیں بنوں گا تو لنگڑے آم کی قلم کہے گی کہ بن کے رہے گا لنگڑا آم، بن کے رہے گا لنگڑا آم۔

بس سمجھ لو! اللہ والوں کی صحبت سے ان شاء اللہ کتنا ہی نالائق کمینہ نفس ہو ولی اللہ بن جائے گا، ولی کی قلم اور ولی اللہ کی صحبت سے انسان ولی بن جاتا ہے۔

آج ہم کو رونا یہی ہے کہ نیک صحبتیں کم ہوگئیں اس وجہ سے ہمارے اندر بے دینی پھیلی جارہی ہے ورنہ بڑے بڑے شرابی اللہ والوں کی صحبت سے ولی اللہ بن گئے۔

جونپور میں ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں ایک شرابی

رہتا تھا زبردست آل انڈیا شاعر تھا ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ آپ ایل ایل بی ہوکر حضرت تھانوی کے خلیفہ ہیں اور سر سے پیر تک نور ہی نور محسوس ہو رہا ہے، لمبا کرتا، گول ٹوپی صالحین کی وضع بڑے بڑے علماء آپ سے اصلاح لے رہے ہیں یہ نعمت آپ کو کہاں سے ملی؟ کیا کوئی شرابی بھی ولی اللہ ہوسکتا ہے؟ تو کہنے لگے کہ آپ جایئے جس کی صحبت کی برکت سے ہزاروں ولی اللہ بن گئے آپ بھی ان شاء اللہ بن جائیں گے، بنانے والا تو اللہ ہے جیسے بیٹا اللہ دیتا ہے مگر میاں بیوی کی صحبت بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خط وکتابت سے ولی اللہ ہونا چاہتے ہیں۔ حکیم الامت فرماتے تھے کہ بیوی ہو کراچی میں شوہر ہو لاہور میں یا شوہر رہتا ہو انگلینڈ میں اور بیوی ہو گجرات میں اور خط وکتابت دونوں کرتے رہیں تو کیا اولاد ملے گی؟

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کوئی شخص پاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کروڑ خط لکھتا ہے لیکن آپ کی زیارت نہیں کرتا اور آپ کی صحبت میں نہیں جاتا تو کیا وہ صحابی ہوسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے بغیر صحابی نہیں ہوسکتا تو اہل اللہ کی صحبت کے بغیر اہل اللہ نہیں ہوسکتا۔

میرے شیخ اول حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جن کی تربیت میں خود حضرت والا ہردوئی دامت برکاتہم رہتے تھے، مختصر سے جملے میں فرمایا کہ مٹھائی ملتی ہے مٹھائی والوں سے اور کباب ملتا ہے کباب والوں سے کپڑا ملتا ہے کپڑے والوں سے آم ملتا ہے آم والوں سے تو اللہ ملتا ہے اللہ والوں سے۔ اگر اللہ کی پیاس ہوتی تو آپ ایک ہزار میل دوڑے چلے جاتے۔

ایک شخص ملک شام سے مدینہ پاک آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ جو التحیات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سکھائی تھی وہ مجھ کو سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص تیرا مدینہ شریف میں کوئی بزنس

نہیں ہے؟ کوئی رشتہ دار نہیں ہے؟ خالی التحیات سیکھنے آیا ہے؟ اس نے کہا واللہ! قسم اللہ کی میرا مدینہ پاک میں کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے کہ آپ سے وہ التحیات سیکھ لوں جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! اگر جنتی دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لو۔

اب مزاج یہ ہے کہ دین سکھانے والوں کو ہر ہر شہر میں ہر ہر محلّہ میں گھسیٹو، اگر دس میل بھی دور ہے تو سکھانے والا تو کراچی سے اتنی دور آوے اور سیکھنے والا یہاں سے دس میل دور بھی جانے کا نام نہ لے لیکن جن کو پیاس تھی تو ہزاروں میل جا کر اللہ والوں کی صحبت اٹھائی اور ولی اللہ بن گئے اور اپنی دنیا بھی بنا گئے اور آخرت بھی بنا گئے۔

آپ کہیں گے دنیا کیسے بنتی ہے؟ جب اللہ اطمینان اور سکون اور چین کی زندگی بنا دیتا ہے تو وہ دنیا اس کی چٹنی روٹی کے ساتھ بہتر ہے، جس کے دل میں چین اور سکون اللہ کے نام کے صدقے میں آگیا وہ اس مال دار سے بہتر ہے جو بریانی اور کباب کھا رہا ہے اور مانچسٹر میں دوڑ رہا ہے اور ہر وقت پونڈ گن رہا ہے لیکن سکون نہیں ہے، بدحواس ہے، پریشان ہے۔ بتاؤ کون سی زندگی بہتر ہے؟ جو چین اور سکون کے ساتھ مل جائے ؎

خدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریہ بھی پھر ہمیں تختِ سلیماں تھا

اللہ والوں کی دنیا الگ ہوتی ہے اللہ کے نام کے صدقے میں ان کا عالم الگ ہوتا ہے، اللہ ان کے زمین و آسمان کو الگ کر دیتا ہے کافروں کے زمین و آسمان سے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سورج ہمارا سورج نہیں ہے کیونکہ دشمن بھی اس سورج سے فائدہ اٹھا رہا ہے دوستوں کے لیے وہ سورج ہونا

چاہیے جو دوسروں کو نہ ملے۔ کیا مطلب؟ یعنی آپ کے ذکر کی توفیق ہو آپ کا نور ملے۔ اے سورج و چاند کے خالق اور سورج و چاند کو روشنی کی بھیک دینے والے اگر ذکر اللہ کے صدقے میں آپ ہمارے دل میں آجائیں تو وہ نور سینکڑوں آفتاب کے نور سے بہتر ہے، جب دل میں اللہ آتا ہے تو اپنی خالقیت کی تمام صفات لے کر آتا ہے سینکڑوں آفتاب لے کر آتا ہے پھر وہ دِل اس چاند وسورج کا محتاج نہیں رہتا۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا دن اس سورج سے نہیں نکلتا ہے، ہم جب آپ کا نام لیتے ہیں، فجر کی نماز پڑھ کر تلاوت کلام پاک کرتے ہیں تب ہمارا دن نکلتا ہے کیونکہ سورج کا یہ نور مخلوق ہے اور ہمیں آپ سے رابطہ ہے، ہم آپ کو خوش کرنا چاہتے ہیں لٰہذا عاشقوں کا سورج جب نکلتا ہے جب اللہ ان کے دل میں آتا ہے اور جو سورج دوست کو بھی ملا اور دشمن کو بھی ملا اس میں ہماری امتیازی شان کیا رہی۔

آپ بتائیے ایک دشمن اور ایک دوست آئے اور وہ تحفہ مانگے آپ نے وہی تحفہ دوست کو دیا اور وہی دشمن کو بھی دیا تو وہ دوست کہے گا کہ ہمارا کیا ہوا، مرے تھے جس کی خاطر اس نے ہمیں کوئی امتیازی شان نہ دی جب آپ کو دشمن اور دوست کی نعمت میں فرق نہیں ہے تو پھر ہمیں دوستی سے کیا ملا؟

اس لیے دوستو! خوبصورت بیوی بہترین تجارت مرسڈیز کاریں دشمنوں کے پاس بھی ہیں، اگر مومن کو یہ چیزیں مل جائیں تو یہ اس کی امتیازی شان نہیں ہے۔ مومن کا خاص معیار اللہ کا ذکر کرنا اور اللہ کو راضی کرنا ہے ورنہ بتاؤ امریکہ کا ایک یہودی بھی مرسڈیز پر جا رہا ہے اور ایک ولی اللہ بھی جا رہا ہے دونوں میں کیا فرق ہے؟ یہودی خالی کار کو لیے جا رہا ہے اور یہ مومن عالی سرکار اللہ تعالیٰ کو لیے جا رہا ہے وہ مخلوق میں مخلوق کو لیے جا رہا ہے اور یہ مخلوق میں خالق

کو لیے جا رہا ہے۔

اب میرے دو شعر سن لو! کیونکہ بعض سیدھے سادے مومن جب شاندار بلڈنگ اور شاندار کار نہیں پاتے تو دل چھوٹا کرتے ہیں کہ اللہ نے دشمنوں کو، یہودیوں کو کافروں کو اتنا اتنا دیا اور ہم ذکر اللہ اور تہجد وغیرہ سب کر رہے ہیں ہم کو اللہ نے کم دیا۔ دوستو! تم کو وہ دیا ہے جو دشمنوں کو نصیب نہیں، ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ کیا دیا ہے۔

ایک نادان بچہ کو پچاس پاؤنڈ دے دو اور ایک ٹافی دے کر اس سے پچاس پونڈ لے لو وہ دے دے گا اس لیے کہ وہ نادان ہے، اسے پتہ نہیں کہ پچاس پاؤنڈ کے نوٹ سے کتنی ٹافیاں خریدی جاسکتی ہیں۔ ایسے ہی ہم لوگ نادان ہیں اللہ کی یاد اور اس کی اطاعت کی توفیق کے باوجود ہمیں حسرت ہوتی ہے لیکن جو اللہ کو پا جائے اسے حسرت کیسی، جو حقیقت میں اللہ کو پا جاتا ہے اس کو حسرت نہیں ہوتی ۔

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اب میرا شعر سنو ۔

دشمنوں کو عیش آب و گل دیا

کون دشمن؟ یہودی نصرانی اور جتنے کافر ہیں ان کو کیا دیا؟ عیش آب و گل آب معنی پانی، گل معنی مٹی۔ مٹی کی عورت دے دی مٹی کے کباب دے دیئے مٹی کی بریانی دے دی مٹی کا مکان دے دیا مٹی کی موٹر دے دی اسی میں وہ خوش ہیں، ان مٹیوں میں خوش ہیں اور خالق سماوات وافلاک سے ان کا رابطہ نہیں ہے ۔

دشمنوں کو عیش آب و گل دیا
دوستوں کو اپنا درد دل دیا

دیکھو اپنی شاعری کی داد میں خود دیتا ہوں کیونکہ میرا دل خود مزہ لیتا ہے۔ آپ کہیں یا نہ کہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت عطا کرتا ہے وہ اللہ کے ذکر سے خود مزے اڑاتا ہے کوئی اس سے کہے یا نہ کہے۔

آپ بتائیے ایک آدمی تنہائی میں سموسے پاپڑ اور کڑھی کھچڑی کھا رہا ہے جو گجرات کی خاص غذا ہے، مزے لے رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں ارے میاں کچھ ترقی نہیں کی ہے نہ کار ہے نہ بنگلہ اور جو ترقی کر کے ہر وقت مصیبت میں ہے گردے بیکار بلڈ کینسر میں مبتلاء ہے پریشان ہے اور یہ صحت و عافیت کے سموسے اور پاپڑ کھا رہا ہے بتاؤ کون مزے میں ہے اور دیکھو پاپڑ پہلے بیلا جاتا ہے پھر کھایا جاتا ہے اگر کچھ دن محنت کرلیں تو ان شاء اللہ محبت کا پاپڑ مل جائے گا مگر ہم لوگ چاہتے ہیں کہ بیلنا نہ پڑے بس ہر وقت کھانے کو مل جائے، اللہ والوں کی صحبت میں مجاہدہ نہ کرنا پڑے، گناہوں سے نہ بچنا پڑے اور سب کچھ مل جائے۔ پہلے مجاہدہ کرو مشقت اٹھاؤ پھر اللہ ملتا ہے، صحابہ نے جانیں دیں شہادت کا جام نوش فرمایا پھر خدا ملا۔ سن لو پھر میرا شعر؎

دشمنوں کو عیش آب و گل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

اب دونوں میں فرق کیا ہے؟ آجکل کہاں دردِ دل سمجھنے والے ہیں فرق سنئے؎

ان کو ساحل پر بھی طغیانی ملی
ہم کو طوفانوں میں بھی ساحل دیا

وہ ائیر کنڈیشنوں میں خودکشی کر رہے ہیں اور ہم کو غموں اور پریشانیوں میں بھی امن و سکون دیا یعنی؎

زندگی پُرکیف پائی گرچہ دل پُرغم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

اللہ والوں کو ہزار پریشانی نظر آئے مگر ان کا دل غم پروف ہوتا ہے۔ اگر سوئزرلینڈ اور یورپ والے گھڑیوں کو واٹر پروف کر سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کے دل کو غم پروف کر سکتے ہیں، چاروں طرف غم ہوگا مگر اللہ والوں کے دل میں غم گھس نہیں سکتا، ہر وقت تسلیم و رضا سے خوش اور مست ہیں ؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیف مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے

تو دوستو! میں بھی یہی کہتا ہوں، مسجد میں ہوں قسم کھاتا ہوں کہ واللہ دنیا سے وہ شخص محروم رہ گیا جس نے اللہ کو نہیں پایا کیونکہ جس کو ہم پایا سمجھ رہے ہیں مکان پایا پاپڑ پائے سموسے پائے بیوی پائی بچے پائے کاروبار پایا لیکن مرنے کے بعد کیا پایا یہ بتاؤ؟

جب جنازہ زمین میں اترتا ہے تو کتنے سموسے پاپڑ جاتے ہیں کتنی مرسڈیز کاریں کتنی بیویاں اور کتنے بچے ساتھ جاتے ہیں؟ لیکن جس نے اللہ کو پالیا وہ زمین پر مست رہتا ہے، اس کے آگے سلاطین کے تخت و تاج کا نشہ کچھ نہیں ہے کیونکہ بادشاہان دنیا تخت و تاج یعنی خدا کی ادنیٰ بھیک سے مست ہیں اور اللہ والے بھیک دینے والے کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں، بغیر سلطنت کے ان کو سلطنت کا نشہ ملتا ہے، بغیر لیلیٰ کے لیلاؤں کا نشہ ان کو ملتا ہے کیونکہ وہ خالقِ لیلائے کائنات جس دل میں آتا ہے تو بے شمار نمکیاتِ لیلائے کائنات ساتھ لاتا ہے اس لیے کسی اللہ والے کو آپ نہیں دیکھیں گے کہ وہ رومانٹک دنیا میں پھنس جائے، وہ یہی کہے گا کہ خدا بچائے اس رومانٹک دنیا سے **الا الحلال**، حلال مستثنیٰ ہے۔ نہیں تو اپنی بیویوں سے کہہ دو گے کہ آج ہم نے تقریر سنی ہے اس لیے ہمارے سامنے مت آؤ۔ خدا کے لیے بیویوں کو محبت سے رکھو اس سے مولیٰ بھی خوش ہوتا ہے، یہ ثواب ہے۔ اس سے میرا مطلب غیر اللہ سے بچانا ہے جو

حرام ہے، سڑکوں پر جو بے پردہ پھر رہی ہیں ان کو دیکھنا حرام ہے، سڑکوں پر حرام کی طرف مت دیکھو، حلال کی چٹنی روٹی کھا کر اللہ کی یاد سے مست رہو اللہ کی یاد میں وہ نشہ ہے جو دنیا کی شراب کیا جانے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بادہ در جوشش گدائے جوش ماست

دنیا کی جتنی شرابیں ہیں یہ میری مستیوں کی بھیک منگی ہیں، یہ کیا جانے مستیاں جس کو پی کر موتنا پڑتا ہے شراب پیتے ہی شرابی کو پیشاب لگتا ہے اور اللہ والے اللہ کی محبت کی شراب پی کر نہ اترنے والی مستی سے مست رہتے ہیں اور ان کے سینے انوار سے بھر جاتے ہیں ؎

شاہوں کے سروں میں تاج گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے

اور اہل صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

کیا عرض کروں ارے دونوں جہان کا مزہ لینا ہو تو اللہ والے بن جاؤ۔ کیوں بھائی اللہ خالق دو جہاں ہے یا نہیں؟ جو اللہ کو پاتا ہے وہ دونوں جہاں کا وٹامن اور خلاصہ پا جاتا ہے، اتنا کوئی سیب نہیں کھا سکتا تین سیب کے بعد پیٹ پھٹنے لگے گا لیکن جو اللہ پر عاشق ہوا تو ساری کائنات کے سیب اللہ کے نام میں موجود ہیں ساری کائنات کی بریانیوں کا حاصل اللہ کے نام میں موجود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق لذات کائنات سرچشمۂ لذات کائنات ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو پیار کیا، اللہ سے محبت کی، اللہ جس کے دل میں آگیا وہ دونوں جہاں کا مزہ پا گیا، وہ سب سے زیادہ مزے میں ہے، جنت سے بڑھ کر مزے میں ہے کیونکہ جنت مخلوق ہے اور اللہ خالق ہے، کیا جنت خالق کے مقابلے میں آسکتی ہے؟ جس نے اللہ کو پا لیا جنت سے زیادہ مزہ دنیا ہی میں پا گیا۔ اسی انگلینڈ میں میرا ایک شعر ہوا ہے حافظ موسیٰ کے یہاں جارہا تھا ناشتہ کے لیے، دیکھا کہ ایک انگریز عورت دو کتے لیے جارہی ہے تو فوراً یہ شعر ہوا ؎

کسی کو ذوق گلاب اور کسی کو ذوق کلاب ہے
کوئی جنابت میں مبتلاء ہے تو کوئی عالی جناب ہے

اللہ والے عالی جناب ہیں اور ان انگریزوں پر ہر وقت غسل فرض رہتا ہے اور دوسرا شعر ناشتہ کے وقت ہوا ؎

مانا کہ میر گلشن جنت تو دور ہے
لیکن ہوں دل میں خالق جنت لیے ہوئے

اللہ سے تعلق کر کے دیکھو مفت میں بلا الیکشن کیے ہوئے سلاطین کا مزہ آئے گا لیلاؤں کے نخرے برداشت کیے بغیر لیلیٰ کے نمک کا مزہ آئے گا کیونکہ وہ مولیٰ ہے نمک دینے والا ہے، جھاپڑ کے بغیر آپ کو سموسہ اور پاپڑ ملے گا دل میں مزہ ملے گا، اللہ کا مزہ دل میں ملتا ہے ؎

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
میں جان گیا بس تری پہچان یہی ہے

لیکن کس دل میں اللہ آتا ہے، کس دل کو اللہ تعالیٰ اپنا مہمان خانہ اور گھر بناتا ہے؟ حدیث قدسی ہے اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَةِ قُلُوْبُھُمْ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں آتا ہوں ہم لوگ ثابت گھر میں رہتے ہیں جو بہت صاف ستھرا ہو اور اللہ تعالیٰ ٹوٹے ہوئے دل کو اپنے لیے قبول کرتے ہیں۔ دل کب ٹوٹتا ہے؟ مسجدوں میں دل نہیں ٹوٹتا، عبادت سے اور بھی نشہ چڑھ سکتا ہے۔ عبادت کیجیے، فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرنا ضروری ہے لیکن دل سڑک پر ٹوٹتا ہے جب آپ نظر بچاتے ہیں۔ اگر دل کو اللہ کا گھر بنانا ہے تو سڑکوں پر اپنی نظر بچایئے۔ سڑکوں پر ننگی ٹانگیں بڑے بڑے صوفیوں کو ٹانگ لیتی ہیں تو جب آپ نظر بچائیں گے اور ہر گناہ سے بچیں گے تو دل کی آرزو ٹوٹتی ہے کیونکہ دل دیکھنے کو چاہتا ہے نہ دیکھنے سے آرزو ٹوٹی، یہی دل ٹوٹنا ہے تو ٹوٹے ہوئے دل میں

اللہ ہوتا ہے، خدا خونِ آرزو سے ملتا ہے۔ جب افق لال ہوجاتا ہے تو دنیا کا سورج نکلتا ہے دل میں اللہ کا سورج کب نکلے گا؟ جب خونِ آرزو سے دل لال ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ پھر دیکھو گے کہ دل کے ہر افق سے اللہ کے قرب کا آفتاب نکلے گا۔ دنیا کا آفتاب تو ایک افق سے، مشرق کی طرف سے نکلتا ہے لیکن اللہ والوں کے قلب میں ہر طرف سے نکلتا ہے، جو آرزوؤں کا خون پیتے رہتے ہیں ان کے قلب کے چاروں آفاق سے اللہ کے نور کا سورج طلوع ہوتا ہے۔ مفت میں کہیں اللہ ملتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللہِ غَالِیَۃٌ﴾

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ما جآء فی صفة اوانی الحوض)

اے لوگو! اللہ کا سودا بہت مہنگا سودا ہے سستا مت سمجھو کہ بس اوپر سے بن گئے مسلمان، گائے کا گوشت کھالیا اور پکے مسلمان ہیں۔ ایک اللہ والا صوفی جنگل میں جارہا تھا اس نے اللہ سے کہا کہ میں تجھ پر کیا فدا کردوں، تیری کیا قیمت ادا کروں کہ جس سے تو مل جاوے۔ اوپر سے آواز آئی اے بندے دونوں جہان مجھ پر قربان کردے تو اس نے کہا کہ ؎

قیمت خود ہر دو عالم گفتئی
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اے اللہ! آپ نے اپنی قیمت دونوں جہان کہی ہے دام اور بڑھایئے ابھی تو آپ بہت سستے معلوم ہوتے ہیں۔

دیکھو انسان تقویٰ سے ولی اللہ بنتا ہے لیکن تقویٰ ہے کیا چیز؟ گندے کام چھوڑ دو، گناہ چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے۔ کیوں بھائی گناہ خراب کام ہے یا اچھا؟ خراب کام ہے اور گناہ سے عزت ملتی ہے یا ذلت؟ تھوڑی دیر کے لیے لذت ملتی ہے پھر ذلت ہی ذلت ہے ؎

لذتِ عارضی ملی عزتِ دائمی گئی

لیکن ہم اگر اللہ پر فدا ہو جائیں اور گندے کام چھوڑ دیں، گناہوں کے کنکر پتھر پھینک دیں اور ہمیں اللہ کے قرب کا موتی مل جائے تو بتاؤ ہم نفع میں ہیں یا نہیں؟ ایک دن تو گناہ چھوڑنا پڑے گا جب کفن میں لپیٹا جائے گا پھر بھی کوئی ٹیڈی دیکھے گا، کسی ٹیڈی پر نفس کو ریڈی کرے گا اور ٹیڈی کے ساتھ سٹیڈی کرے گا؟ آج تک آپ نے کسی جنازہ کو دیکھا کہ کفن میں سے جھانک کر کسی کی ننگی ٹانگ کو دیکھ رہا ہے؟ تو جب مر کے چھوڑنا ہے تو جیتے جی گناہوں کو چھوڑ دو اللہ یہی چاہتا ہے۔ مرنے کے بعد تو گناہوں کو مجبوراً چھوڑو گے، اگر جیتے جی چھوڑ دو تو ولی اللہ بن جاؤ گے۔ جس نے تمہیں زندگی دی ہے اس اللہ پر زندگی کو فدا کرو۔

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

ورنہ کچھ دنوں کے بعد جب ان معشوقوں کا جغرافیہ بدل جاتا ہے عورت بڈھی ہو جاتی ہے لڑکا بڈھا ہو جاتا ہے پھر بتاؤ ان کے عشاق وہاں ٹکتے ہیں؟ ایسے بھاگتے ہیں جیسے گدھا شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ اس لیے کہتا ہوں کہ بین الاقوامی اُلّو دیکھنا ہو تو ان رنگ و روغن دیکھنے والوں کو دیکھو۔ چند دن کا کھیل ہے، پھر ان معشوقوں کا کیا حال ہوگا؟ میرا شعر سنو۔

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

دوسرا شعر۔

اِدھر جغرافیہ بدلا اُدھر تاریخ بھی بدلی
نہ اُن کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

اس لیے بس اللہ والے بن جاؤ تو نفع میں رہو گے زمین پر بھی، زمین کے نیچے بھی میدان محشر میں بھی تینوں زندگیوں میں آپ مجھے دعا دیں گے بس اللہ والے کام کرنے لگیں اور نافرمانوں والے کام چھوڑ دیں یعنی اچھے کام کرنے لگیں اور خراب کام چھوڑ دیں۔ دیکھئے خراب لفظ ہی خراب ہے، خر کے معنیٰ گدھا اور آب کے معنیٰ پانی یعنی گدھے کا پانی۔ گدھے کا پانی پیشاب ہوتا ہے اس کو بھی نہ چھوڑو گے تو پھر کیا کرو گے۔

اب میں تفسیر عرض کر دیتا ہوں جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مال و اولاد تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے مگر جن لوگوں نے یوم محشر میں اللہ کو قلب سلیم پیش کیا۔ میں نے مولانا سلیم کی وجہ سے قلب سلیم کا عنوان یہاں تجویز کیا۔ قلب سلیم کی پانچ تفاسیر ہیں تاکہ ہمیں اور آپ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا قلب سلیم ہے یا نہیں؟ قلب سلیم یعنی بھلا چنگا دل اور قلب سقیم یعنی بیمار دل لہٰذا اب دیکھنا ہے کہ ہمارا دل بیمار ہے یا سلیم۔ تو قلب سلیم کی پانچ علامتیں ہیں۔

(۱) اَلَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ فِیْ سَبِیْلِ الْبِرِّ جو اپنا مال اللہ پر فدا کرے۔ حفظ قرآن کے مدرسوں کے لیے یا مدارس دینیہ کے لیے، غرباء و مساکین کے لیے، اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے، غرض جہاں بھی دیکھا کہ دینی ضرورت ہے فوراً اپنا مال پیش کیا اور یقین کیا کہ آخر میں ملے گا یہ اصلی فارن ایکسچینج اور زر مبادلہ ہے اور جو بخیل ہو مکھی چوس ہو کنجوس ہو وہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرے گا؟ اب آپ کہیں گے کہ مکھی چوس کے کیا معنیٰ ہیں؟ ایک کنجوس کے سالن میں مکھی گر گئی جب اڑنے لگی تو اسے دوڑ کر پکڑا اور جتنا سالن اس کے پروں پر لگا تھا سب چوس لیا پھر مکھی کو چھوڑ دیا اس وقت سے کنجوس کے لیے مکھی چوس کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

ایک اور واقعہ یاد آ گیا، ایک کنجوس انجیر کھا رہا تھا، انجیر کو عربی میں التین کہتے ہیں۔ اتنے میں ایک قاری صاحب ادھر کو آ رہے تھے، اس کنجوس نے دیکھا کہ یہ تو آ رہے ہیں ان کو بھی دینا پڑے گا تو جلدی سے انجیر کو چادر میں چھپا دیا۔ جب قاری صاحب آئے تو اس نے کہا قاری صاحب ذرا ایک سورۃ سناؤ۔ قاری صاحب نے سورۃ التین کی تلاوت اس طرح شروع کی والزیتون وطور سینین تو اس کنجوس نے کہا کہ قاری صاحب آج آپ بھول گئے ہیں والتین چھوڑ دیا والتین والزیتون ہے، قاری صاحب نے کہا کہ میں بھولا نہیں ہوں مگر والتین کیسے پڑھوں وہ تو چادر کے نیچے چھپی ہوئی ہے۔

(۲) قلب سلیم کی دوسری علامت کیا ہے؟ اَلَّذِیْ یُرْشِدُ بَنِیْہِ اِلَی الْحَقِّ جو اپنی اولاد کو بھی اللہ والا بنائے۔ دیکھو بھئی اولاد کو کینسر ہو جائے، بیماری ہو جائے تو دوڑتے ہیں بزرگوں کے پاس تعویذیں لاتے ہیں دعائیں کراتے ہیں ڈاکٹروں سے دوائیں لاتے ہیں اور اولاد کو اللہ سے غفلت کی بیماری ہو رہی ہے نماز روزہ کچھ نہیں، ہپی بنے ہوئے ہیں ٹیڈیوں کے چکر میں ہیں ویڈیو اور فلمی گانے بج رہے ہیں اس کی فکر ہونی چاہیے، غم ہونا چاہیے کہ میدانِ حشر میں ان کا کیا حال ہوگا؟ اللہ والوں کے پاس ان کو لے جاؤ خوشامد کرو۔ پونڈ پیش کرو، انعام کا لالچ دو کہ کچھ دین کی باتیں سنائی جا رہی ہیں وہاں چلو تو اولاد کو اللہ والا بنانے کی کوشش کرنا یہ بھی قلب سلیم کی علامت ہے اب خود فیصلہ کرنا ہے کہ قلب سلیم ہے یا نہیں؟

(۳) اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُہٗ خَالِیًا عَنْ غَلَبَۃِ الشَّھَوَاتِ قلب سلیم وہ دل ہے جس پر نفس کا ایسا غلبہ نہ ہو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے۔ کیا مطلب؟ حلال کو دل چاہا مرنڈا پیو کوک پیو سموسے کھاؤ، جتنی چیزیں حلال ہیں وہ کھاؤ لیکن خنزیر کا گوشت کہیں ہو، کتنی ہی تعریفیں ہو رہی ہوں حرام کو مت دیکھو۔ اپنی بیوی کو دیکھو

ماں باپ کو دیکھو، ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اگر ہم دن میں سو مرتبہ دیکھیں؟ فرمایا جتنا چاہو دیکھو اللہ بہت بڑا ہے اتنا ہی ثواب دے گا۔

اس خون سے آنکھ میں جو روشنی آئی کان میں سننے کی طاقت آئی جو طاقت بنے اسے اللہ پر فدا کر دو روٹی کھا کر حرام سے بچو تو آپ نے جان بھی دے دی نان بھی دے دیا لہٰذا جو ظالم ادھر ادھر عورتوں کو تکتا ہے چاہے وہ ائیر پورٹ ہو چاہے وہ مارکیٹنگ ہو یا شاپنگ ہو سڑک ہو یا اسکول کی طرف سے گذرتا ہے اور لڑکیوں کو تاکتا ہے تو اس کا قلب سلیم نہیں۔ یہ بہت خطرناک مرض ہے اگر دل میں اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہوتا تو شرافت عبدیت اس کو حرام کی طرف دیکھنے کی کبھی نہ اجازت دیتی۔ تم جدھر دیکھ رہے ہو تمہاری نظر کو اللہ بھی دیکھ رہا ہے ؎

میری نظر پہ ان کی نظر پاسباں رہی
افسوس اس احساس سے کیوں بے خبر تھے ہم

(۴) چوتھی تفسیر اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُہٗ خَالِیًا عَنِ الْعَقَائِدِ الْبَاطِلَۃِ باطل عقیدوں سے دل پاک ہو یہ نہیں کہ قبروں سے مانگ رہا ہے، برے عقیدوں سے قلب کا پاک ہونا بھی دلیل ہے قلب سلیم کی۔ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے مانگنا اور نالائق اور نافرمانوں کو ولی اللہ سمجھنے والا بھی قلب سلیم نہیں رکھتا۔ اس لیے بزرگ شاعر فرماتے ہیں ؎

گر ہوا پر اڑتا ہو وہ رات دن
ترک سنت جو کرے شیطان گن

سنت کے خلاف کرنے والوں کو ولی اللہ سمجھنا گناہ ہے، کفر ہے۔ آج

کل یہ بھی مرض ہے کہ سٹہ کا نمبر بتانے والوں کو جو لنگوٹی باندھے نہ نماز نہ روزہ سگریٹ پی رہے ہیں ڈاڑھی بھی نہیں اور لوگ ان کو ولی اللہ سمجھ کر ان کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ولی اللہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ یہ سٹہ کا نمبر بتانے والے ولی اللہ نہیں شیطان کے چیلے ہیں۔

(۵) پانچویں تفسیر زبردست ہے بڑے اولیاء اللہ کے لیے اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُہٗ خَالِیًا عَمَّا سِوَی اللّٰہِ جس کا دل غیر اللہ سے پاک ہو جس کا دل اس شعر کا مصداق ہو جائے ؎

دل میرا ہو جائے ایک میدانِ ھو
تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو
اور مرے تن میں بجائے آب و گِل
درد دل ہو درد دل ہو درد دل
غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر
تو ہی تو آئے نظر دیکھوں جدھر

جب دل میں اللہ ہوتا ہے تو ہر طرف اس کو اللہ نظر آتا ہے اور دل جب غفلت میں مبتلاء ہوتا ہے تو پھر سمجھ لو ؎

دل گلستاں تھا تو ہر شئی سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہو گیا عالم بیاباں ہو گیا

گناہ سے دل اجڑ گیا تو ساری دنیا اجڑی ہوئی معلوم ہوگی اور دل میں اگر اللہ ہے تو ہر طرف اس کو گلستان اور خالق گل نظر آئے گا لیکن خالق گل کیسے ملتا ہے؟ دنیا کے پھولوں سے صرف نظر کرو گے تب خالق گل ملے گا۔ شاعر بزرگ اللہ والا کہتا ہے ؎

ہم نے لیا ہے دردِ دل کھو کے بہارِ زندگی
اِک گل تر کے واسطے ہم نے چمن لٹا دیا

پورا لندن لٹا دو پورا انگلینڈ لٹا دو ورنہ انگلینڈ سے لینڈ ہی پاؤ گے اللہ نہیں پاؤ گے۔

بس دعا کرو! اللہ پاک ہم سب کو اللہ والی حیات نصیب فرمائے، یا اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ماضی کے گناہوں کو عفو فرما دے حال کو اپنی رضا سے روشن کر دے اور مستقبل کو تقویٰ اور استقامت سے تابناک فرما دے، ہم سب کو اللہ والی زندگی نصیب فرما، یا اللہ اولیاء صدیقین کی جو آخری سرحد ہے اختر کو میرے گھر والوں کو میرے سب احباب کو اور دوستوں کو وہاں تک پہنچا دے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

نفس کے بندے

چین اک پل کو بھی دلوں میں نہیں
گردنوں میں عذاب کے پھندے
دفن کر کے جنازہ عزت کا
خوار پھرتے ہیں نفس کے بندے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ